REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP — 3

جلد ۲۷   شمارہ ۴۳

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN Pin 143516.

۲۳ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ   ۲۶ اخاء ۱۳۵۷ ہش   ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۳ اخاء (اکتوبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل کے ذریعہ موصول شدہ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۷۸ء کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔" احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۳ اخاء (اکتوبر)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال تاحال مدراس و کیرالہ کے جماعتی دورہ پر ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ البتہ محترمہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی طبیعت کھانسی اور گلہ میں درد کی وجہ سے کچھ ناساز ہے۔ احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا ہر لمحہ حافظ وناصر رہے اور آپ سب کو بخیریت واپس لائے۔ آمین۔

مقامی طور پر قادیان میں درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

انگلستان میں منعقدہ بین الاقوامی کسرِ صلیب کانفرنس میں شرکت اور یورپ کے مختلف ممالک کے کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ کے بعد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے الحمد للہ

قادیان ۱۹ اخاء (اکتوبر) الفضل ربوہ مجریہ ۱۲ اکتوبر ۷۸ء کے ذریعہ یہ خوشکن اطلاع موصول ہوئی کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچ ماہ تک انگلستان اور یورپ کے دیگر مختلف ممالک کا نہایت کامیاب اور مبارک تبلیغی و تربیتی دورہ فرمانے کے بعد مورخہ ۱۱ اخاء (اکتوبر ۷۸ء) بروز بدھ شب کے آٹھ بجکر پانچ منٹ پر بخیر وعافیت اور صحت وسلامتی کے ساتھ مرکزِ سلسلہ ربوہ میں واپس تشریف لے آئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اس مبارک اور ہر لحاظ سے کامیاب تبلیغی سفر کے دوران حضور ایدہ اللہ نے اس سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس میں بھی شرکت فرمائی جو جماعتِ احمدیہ انگلستان کے زیرِ اہتمام مورخہ ۲، ۳، ۴ جون ۱۹۷۸ء کو کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لندن کے آڈیٹوریم میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی اور جس کے بہت خوشکن اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ) اور دیگر ارکانِ قافلہ بھی (محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری۔ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ۔ مکرم سلیم جونز صاحب۔ اور مکرم ملک یوسف سلیم صاحب) اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ربوہ پہنچ گئے ہیں۔ لمبے سفر کی کوفت کے پیشِ نظر بہت محدود تعداد میں ہی احبابِ جماعت کو قصرِ خلافت میں آکر حضور کا خیر مقدم کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۸ اکتوبر کو (مقامی وقت کے مطابق) ۳ بجے K.L.M. کے طیارہ میں انگلستان سے روانہ ہوئے ۸ بجے ایمسٹرڈم (ہالینڈ) پہنچے۔ رات وہاں قیام فرمانے کے بعد ۹ اکتوبر کو ۱۲ بجے وہاں سے روانہ ہو کر رات کو ۲ بجے کراچی ورود فرما ہوئے۔ ہوائی مستقر پر کراچی اور سندھ کی بہت سی دیگر جماعتوں کے امراء اور کئی صد کی تعداد میں احبابِ جماعت حضور کا خیر مقدم کرنے کے لئے موجود تھے۔ مرکزی نمائندوں کے طور پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایڈیشنل ناظرِ اعلیٰ۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امورِ عامہ بھی موجود تھے۔ حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب کی کوٹھی پر قیام فرمایا۔ ۱۰ اکتوبر کی شب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ احمدیہ ہال کراچی میں تشریف لے گئے۔ جہاں پر مقامی احباب بہت بڑی تعداد میں موجود تھے۔ حضور نے ڈیڑھ گھنٹہ تک احباب سے نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا۔ ۱۱ اکتوبر کو ۲ بجے بعد دوپہر حضور پی۔ آئی۔ اے کے جہاز میں روانہ ہو کر ساڑھے تین بجے لاہور ورود فرما ہوئے۔ حضور نے محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی کوٹھی میں موجود کثیر التعداد احبابِ جماعت کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ پونے چھ بجے شام حضور بذریعہ کار ربوہ کے لئے روانہ ہو کر آٹھ بج کر پانچ منٹ پر بخیریت ربوہ پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔

جونہی حضور کی کار قصرِ خلافت میں داخل ہوئی اور حضور کا رُخِ پُرنور نظر آیا تو جملہ احباب کے چہرے مسرت و امتنان سے تمتما اُٹھے اور انہوں نے دلی عقیدت و اخلاص کے ساتھ حضور کی خدمت میں اھلاً و سھلاً و مرحبا عرض کیا۔ کار سے اُترنے پر حضور نے جملہ حاضر احباب کو باری باری مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ اور بعض احباب سے ان کی خیریت دریافت فرمائی۔ حضور سفر کی کوفت کے باوجود احبابِ جماعت سے مل کر بہت ہشاش بشاش نظر آ رہے تھے۔ اور احباب بھی حضور کی زیارت سے مشرف ہو کر دلی خوشی محسوس کر رہے تھے۔ جملہ احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمانے کے بعد حضور قصرِ خلافت میں تشریف لے گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے اس مبارک سفر پر ۸ مئی ۱۹۷۸ء کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ اس سفر میں حضور لندن میں منعقدہ بین الاقوامی کسرِ صلیب کانفرنس میں شریک ہونے کے علاوہ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ مغربی جرمنی۔ سویڈن۔ ناروے۔ اور ڈنمارک بھی تشریف لے گئے۔ وہاں کی احمدی جماعتوں سے ملاقاتیں فرمائیں۔ تبلیغِ اسلام کے نظام کو وسعت دینے کے سلسلہ میں انہیں اہم ہدایات سے نوازا۔ نیز متعدد پریس کانفرنسوں سے بھی خطاب فرمایا۔ اور ان کے ذریعہ اہلِ یورپ کو اسلام کا پیغام پہنچایا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ الودود کے اس نہایت درجہ بابرکت دورہ کے بہترین نتائج برآمد فرمائے۔ اور جلد سے جلد غلبۂ اسلام کے اسباب مہیا ہوں۔ اور ساری دنیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آکر امن وسلامتی حاصل کرے۔

آمین ثم آمین

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

پانچ ماہ تک انگلستان اور یورپ کے دیگر مختلف ممالک کے نہایت کامیاب اور بابرکت تبلیغی و تربیتی دورہ کے بعد

ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمودہ پہلا نہایت ایمان افروز خطبہ جمعہ

لنڈن میں منعقدہ بین الاقوامی کسرِ صلیب کانفرنس کی غیر معمولی کامیابی اور عیسائی دنیا کے کروڑہا انسانوں تک مؤثر رنگ میں اسلام کا پیغام پہنچانے کا ایمان افروز تذکرہ

ربوہ ۱۳ اخاء ۱۳۵۷ ہش (۱۳ اکتوبر ۱۹۷۸ء) آج بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ ماہ کے طویل عرصہ تک ملک سے باہر رہنے اور تبلیغی و تربیتی دورہ کے بعد (جس میں حضور نے انگلستان میں منعقدہ بین الاقوامی کسرِ صلیب کانفرنس میں شرکت کے علاوہ یورپ کے مختلف ممالک کا نہایت کامیاب اور بابرکت تبلیغی و تربیتی دورہ بھی فرمایا) یہاں پر پہلی مرتبہ جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر کم و بیش ایک گھنٹہ تک نہایت ایمان افروز اور روح پرور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ میں حضور نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضور کے اس مبارک سفر کو نہایت مؤثر رنگ میں تبلیغ اسلام کا ذریعہ بنایا۔ اور اس کے ذریعہ دُنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے کروڑہا انسانوں اور بالخصوص اہل یورپ تک اسلام کی جامع اور حسین تعلیم کو پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔ حضور نے اپنے خطبہ جمعہ میں انگلستان میں منعقد ہونے والی اس اہم بین الاقوامی کانفرنس کا خاص طور پر ذکر فرمایا جو حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے بچائے جانے کے موضوع پر منعقد ہوئی۔ اور جس نے عیسائی دنیا میں ایک بے چینی اور کھلبلی مچا دی ہے۔ آخر میں حضور نے احباب جماعت کو اُن کی نہایت اہم اور نازک ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ ہمیں بڑے کٹھن حالات میں سے گزرنا پڑے گا۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے ہم سے جو کچھ بھی ہو سکتا ہے وہ ضرور کریں تاکہ جو باقی کمی رہ جائے اُسے اللہ تعالیٰ اپنے بے انتہا فضلوں سے دُور کر کے خود دُنیا میں غلبۂ اسلام کے سامان پیدا فرمائے۔ حضور نے دُنیا کے لئے اور بالخصوص اپنے ملک کے لئے خاص طور پر دُعائیں کرنے کی بھی تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اسے استحکام عطا فرمائے۔ اور اخوت اور بھائی چارہ کا وہ حسین معاشرہ یہاں بھی پیدا ہو جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اپنے عہدِ خلافت میں سب سے لمبے عرصہ تک مرکز سے غیر حاضر رہنے کے بعد میں آج آپ کے درمیان کھڑا یہ خطبہ جمعہ دے رہا ہوں۔ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے سفر کے دوران ہم پر بھی بڑے فضل کئے اور یہاں پر بھی اپنے فضل کا سایہ رکھا۔ جس کی وجہ سے میں بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔

اس کے بعد حضور نے اپنے اس تبلیغی و تربیتی سفر کے آخری ماہ میں دانتوں کی تکلیف کی وجہ سے اپنی ناسازیٔ طبع کا ذکر فرمایا۔ اور پھر بتایا کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی حد تک آرام ہے جو تکلیف آئی تھی وہ اس کے فضل کے ساتھ گزر گئی۔ میں آپ سب کے لئے دُعا کرتا رہتا ہوں۔ آپ بھی دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت والی اور کام والی زندگی عطا فرمائے آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میرے یورپ کے اس تبلیغی دورہ کا ایک حصہ انگلستان میں منعقد ہونے والی اس اہم بین الاقوامی کانفرنس سے تعلق رکھتا ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے بچائے جانے کے موضوع پر ۲، ۳، ۴ جون ۱۹۷۸ء کو لنڈن میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کے انعقاد سے قبل انگلستان اور یورپ کے متعدد اہم اخبارات نے اس کے متعلق بہت کچھ لکھا۔ بلکہ ایک صحافی نے اخبار ڈیلی ٹیلی گراف میں جو دس لاکھ سے بھی زیادہ تعداد میں شائع ہوتا ہے، پانچ چھ صفحات کا ایک مفصل نوٹ اس موضوع پر دیا۔ حضور نے فرمایا، کانفرنس کی اس وسیع پبلسٹی نے وہاں کے چرچ کو پریشان کر دیا جس کی واضح مثال اس کا وہ پریس ریلیز ہے جس میں اس نے کھلے طور پر تبادلۂ خیال کرنے پر آمادگی بھی ظاہر کی اور نیز اس کے ساتھ جو خط منسلک کیا اس میں گفتگو کی اشاعت کو روکنے کی بھی ہدایت کر دی۔ اس کے جواب میں ہم نے جو خط لکھا پہلے تو اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور جب ہم نے یاد دہانی کرائی تو اس کے دس پندرہ دن بعد کسی اور صاحب کے دستخط سے یہ جواب آیا کہ پہلے جن صاحب نے خط لکھا تھا چونکہ انہیں اسلام کے متعلق کچھ علم نہیں اس لئے وہ مشورہ کرنے کے بعد آپ کو جواب دیں گے۔ (یہ جواب آج تک موصول نہیں ہوا)۔

حضور نے بتلایا کہ اس کانفرنس کا دُنیا کے مختلف ممالک کے اخبارات میں بکثرت تذکرہ ہوا جس کی وجہ سے ہمارے اندازہ میں دُنیا کے چودہ کروڑ انسانوں تک ہماری آواز پہنچ گئی۔ کیتھولک بشپس کا ردِّ عمل بھی یہ ہوا کہ اُن میں اکثر نے ہمارے خطوط کا جواب ہی نہیں دیا۔ البتہ جاپان کے بشپ نے صاف طور پر لکھ دیا کہ چونکہ مسیح کی الوہیت پر ہمیں پختہ یقین ہے اس لئے ہم اس موضوع پر آپ سے بات کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔ حالانکہ عقل تو یہی کہتی ہے کہ جب دو فریقوں کے پختہ عقائد میں تضاد ہو تو یہ تضاد محبت و پیار کی فضا میں تبادلۂ خیالات سے دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

حضور نے فرمایا اس کانفرنس کا ایک اثر یہ ظاہر ہوا ہے کہ ہماری امریکہ کی جماعت نے بھی دو سال بعد اسی قسم کی کانفرنس کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ امریکہ کا مزاج چونکہ انگلستان سے مختلف ہے اس لئے امید ہے کہ وہاں کے اخبارات انگلستان کے پریس کی نسبت زیادہ اس کی اشاعت کریں گے۔ اور وہ چرچ کے دباؤ میں زیادہ نہیں آئیں گے۔ انشاء اللہ۔

آخر میں حضور نے مختلف مثالیں دے کر واضح کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اس سفر کے دوران غیر معمولی طور پر اپنی تائید و نصرت کے نشان ظاہر کرتا رہا۔ جو عیسائی عالم یا صحافی حضور سے ملتے رہے وہ لاجواب ہو جاتے اُن میں سے بعض اسلام کی حسین تعلیم سے متاثر ہو کر بے ساختہ یہ کہہ اُٹھتے تھے کہ اتنی حسین تعلیم آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتائی؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہماری حقیر کوششوں کے نتیجہ میں اس وقت تک دُنیا بھر میں پانچ لاکھ سے زائد عیسائی خدا کے فضل سے مسلمان ہو چکے ہیں۔ لیکن ہماری جدّ و جہد کا تسلسل جاری رہنا چاہیئے۔ جب عیسائی دُنیا کو یہ احساس ہو جائے گا کہ جو کچھ اُن کے پاس ہے ہم اس سے بہتر تعلیم پیش کر رہے ہیں تو پھر وہ انشاء اللہ اسلام کی طرف ضرور توجہ دے گی۔ حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو ناقابلِ تردید دلائل و شواہد پیش کئے ہیں اور قرآن کریم کی جو پُر معارف تفسیر فرمائی ہے اسے چھوڑ کر ترقی یافتہ یورپ کو ہرگز اسلام کی طرف مائل نہیں کیا جا سکتا۔

آخر میں حضور نے فرمایا، اس سفر نے میرے دل میں جو احساس اور ردِّ عمل پیدا کیا ہے، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑی ہی اہم ذمہ داری ڈالی ہے ہمیں بڑے کٹھن اور مشکل حالات میں سے گزرنا پڑے گا۔ ہمیں آرام طلبی کی زندگی کو ترک کر دینا چاہیئے اور اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے جو کچھ بھی ہم سے ہو سکتا ہے وہ ضرور کرنا چاہیئے تاکہ باقی کمی خدا تعالیٰ خود پوری کر دے۔ اُس کا وعدہ یہی ہے کہ جو کچھ تم کر سکتے ہو وہ ضرور کرو، پھر باقی کمی میں پوری کر دوں گا اور سارا ثواب بغیر تمہارے استحقاق کے تمہیں دے دوں گا۔ ہمیں ساری دُنیا کے لئے اور دُنیا کے ہر ملک کے لئے دُعائیں بھی کرنی چاہئیں۔ اور اپنے ملک کے لئے خصوصاً دُعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ اسے استحکام عطا کرے اور یہاں بھی اخوت اور بھائی چارہ کا ماحول پیدا ہو۔ اور اسلام جس قسم کا حسین معاشرہ پیدا کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ملک میں بھی پیدا ہو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

حضور کی اقتداء میں نماز پڑھنے اور خطبہ جمعہ سننے کے لئے آج غیر معمولی طور پر ربوہ اور بیرونجات کے احباب بکثرت آئے ہوئے تھے۔

(الفضل مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

ولادت: خدا تعالیٰ نے میرے بھائی عزیز سراج الدین ابن مکرم سمیر الدین صاحب مرحوم تاراکوٹ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد جمال الدین صاحب صدر جماعت تاراکوٹ کا نواسہ ہے۔ احباب زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور نومولود کے نیک خادم دین ہونے نیز میری ملازمت کے لئے دعا فرمادیں۔

خاکسار: نظام الدین۔ تاراکوٹ۔ اڑیسہ۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کی استعدادوں کی کامل نشوونما اور اُنکی ہر ضرورت کو پورا کرنیکا سامان کیا ہے

قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما کیلئے اسلام کو پورے طور پر سمجھنا اور اس پر پورا پورا عمل کرنا ضروری ہے

اس مقصد میں انسان کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دعاؤں سے کام لے کر وہ نور حاصل نہ کرے جو مقبول دعاؤں کے بعد نازل ہوتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲ر تبوک ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲ر ستمبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

"اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۚ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۚ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ" (ابراہیم: ۳۳ تا ۳۵)

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۙ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۞ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا" (الاحزاب: ۴۲ تا ۴۴)

اور پھر فرمایا:-

"یہ بتانے کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ اور ان کو انسان کی خدمت پر لگایا ہے اور یہ بتانے کے بعد کہ دو بنیادی اشیاء پیدا کی گئی ہیں ایک پانی اور ایک روشنی پانی سے زندگی کا قیام ہوتا ہے۔ اور روشنی سے ترقیات کے دروازے کھلتے ہیں، پھر اس مضمون پر قرآن کریم نے مختلف جگہ اپنے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ لیکن اس تفصیل میں تو میں اس وقت نہیں جاؤں گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے آسمان اور زمین کو تمہارے لئے پیدا کیا ہے اور اس میں پانی پیدا کیا ہے جس سے پھل پیدا ہوتے ہیں جس میں اور

بہت سے فوائد

ہیں جو انسان اُٹھاتا ہے اور سورج اور چاند کو پیدا کیا ہے، نور کو پیدا کیا، روشنی کو پیدا کیا، دن کو پیدا کیا اور رات کو پیدا کیا اور اس طرح اس نے تمہاری ترقیات کے دروازے کھولے۔ یہ بتانے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ

تم نے جو کچھ بھی مانگا ہے اس نے تم کو دے دیا اور اس قدر احسان ہیں کہ تم خدا تعالیٰ کے احسانوں کو گن نہیں سکتے۔

مانگنے کے دو پہلو ہیں ایک وہ مانگنا ہے جو دعا کے ذریعہ سے مانگا جاتا ہے اور ایک وہ مانگنا ہے جو احتیاج کے نتیجہ میں مانگا جاتا ہے۔ سوال کے معنے حاجت کے ہیں۔ دعا بھی دراصل انسان اپنی ضرورت کے لئے خدا سے مانگتا ہے۔ اور دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں بلکہ ایک لحاظ سے تو کہا جا سکتا ہے کہ ہر وہ دعا جو شرائط کے ساتھ کی جائے وہ قبول ہوتی ہے کبھی اس طرح کہ جو چیز خدا سے مانگی جائے اور وہ اس کی بھلائی میں ہوتی ہے اور اسے مل جاتی ہے۔ کبھی اس طرح بھی ہوتا ہے کہ جس طرح ایک بچہ آگ پر ہاتھ مارتا ہے اور اسے پکڑنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کی ماں اس کے ہاتھ کو روک دیتی ہے۔ اسی طرح نادان انسان خدا سے وہ چیز مانگتا ہے جو اس کے لئے خیر و برکت کا موجب نہیں بن سکتی اس لئے خدا تعالیٰ اس کی بجائے کوئی اور چیز جو اس کی بھلائی کے لئے ہوتی ہے اسے عطا کر دیتا ہے۔ بعض نادان یہ سمجھتے ہیں کہ دعا قبول نہیں ہوتی لیکن

خدا تعالیٰ تو بڑا رحیم ہے

وہ انسان پر رحم کرنے والا ہے اور انسان کی دعاؤں کو ایک رنگ میں یا دوسرے رنگ میں سننے والا ہے۔

پس انسان جو بھی شرائط کے ساتھ اور حقیقی معنے میں دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے لیکن یہاں جو وسیع مضمون بیان ہوا ہے وہ نمایاں ہوتا ہے دوسرے پہلو سے کہ اللہ تعالیٰ ہر حاجت کو پورا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان ہر قسم کی طاقتیں دے کر پیدا کیا گیا ہے۔ میں پہلے بھی کئی دفعہ بتا چکا ہوں کہ قرآن کریم کے مطالعہ سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو بنیادی طور پر چار قسم کی طاقتیں دی گئی ہیں۔ جسمانی طاقتیں ہیں جو دنیا والوں کی زندگی میں نمایاں ہوتی ہیں۔ مثلاً مکہ بازی میں، باکسنگ میں، کشتی میں یا مختلف دوسری کھیلوں میں یا زور آزمائی میں یا کشتی رانی میں وغیرہ وغیرہ۔ جسمانی طاقتوں کے ہزار مظاہرے ہیں۔ جسمانی طاقتیں جو صحابہ رضوان اللہ علیہم کی زندگیوں میں ظاہر ہوئیں وہ عجیب طاقت کا مظاہرہ تھا اس زمانہ میں کسریٰ اور قیصر کی جو بڑی بڑی بادشاہتیں تھیں۔ ان کے مقابلہ میں مٹھی بھر مسلمانوں کو لڑنا پڑا حالانکہ دشمنانِ اسلام کے پاس دنیا کی دولتیں تھیں اور کھانے کی ہر قسم کی اشیاء ان کو میسر تھیں لیکن اس کے باوجود مسلمانوں نے جس جسمانی طاقت کا مظاہرہ کیا (میں جسمانی طاقت کی بات کر رہا ہوں) وہ نہ کسریٰ کی فوجوں نے کیا اور نہ قیصر کی فوجوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت

کے زمانہ میں کسریٰ کے خلاف جنگ میں چودہ ہزار فوج کا کبھی اسی ہزار کی فوج سے مقابلہ ہوتا تھا اور کبھی ایک لاکھ سے۔ ایک لاکھ فوج جب مقابلہ میں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دشمن کی تعداد قریباً پانچ چھ گنا زیادہ تھی اگر دن میں نو گھنٹے لڑائی ہوتی ہو تو اس کا مطلب ہے کہ ہر ڈیڑھ گھنٹے کے بعد مسلمان فوج کے سامنے ایرانیوں کی تازہ دم فوج مقابلہ پر آ گئی کیونکہ تلواروں کی لڑائی ہوتی تھی ایک کے مقابلے میں ایک ہی مقابلے پر آتا تھا۔ چنانچہ ایرانی اپنی اگلی صفوں کو پیچھے ہٹا لے جاتے تھے اور تازہ دم فوج آگے لے آتے تھے۔ پھر ڈیڑھ گھنٹے کے بعد ان صفوں کو پیچھے ہٹا لے جاتے تھے اور تازہ دم فوج آگے آ جاتی تھی۔ غرض مسلمانوں کے مقابلہ میں دشمن کی تعداد پانچ چھ گنا زیادہ تھی کم و بیش نو گھنٹے روزانہ کی جنگ میں پانچ چھ دفعہ کسریٰ کی فوجوں کی اگلی صفیں پیچھے ہٹ جاتی تھیں اور تازہ دم فوج آگے آ جاتی تھی پھر اگلی صفیں پیچھے ہٹ جاتی تھیں اور ان کی جگہ تازہ دم فوج لے لیتی تھی لیکن ان کا کوئی سپاہی ہی ڈیڑھ گھنٹے

سے زیادہ نہیں لڑتا تھا اور مسلمان نو گھنٹے تک لگاتار لڑ رہا ہوتا تھا گویا وہ پانچ گنا زیادہ جسمانی طاقت کا مظاہرہ کر رہا ہوتا تھا۔ اگر کوئی شخص ایک سوٹی لے کر اسے کو ہلانا شروع کر دے تو آدھے گھنٹے کے بعد اس کا بازو شل ہو جائے گا لیکن وہاں مسلمانوں کی ذات اور ذاتی زندگی کا سوال نہیں تھا۔ بلکہ اسلام کی زندگی کا سوال تھا، اسلام کے استحکام کا سوال تھا، اسلام کی خاطر قربانیاں دینے کا سوال تھا اس لئے انہوں نے خدا تعالےٰ کی دی ہوئی ہدایت کے مطابق اپنے جسموں کی جو تربیت کی تھی اور

جسمانی طاقتوں کی نشوونما

کی تھی اس کا اس طرح مظاہرہ کیا کہ انسانی عقل دنگ رہ گئی مسلمان سپاہی کو نو گھنٹے لگاتار اس فوج کے ساتھ لڑنا پڑا جو ہر ڈیڑھ گھنٹے کے بعد ایک تازہ دم فوج سامنے لے آتی تھی اور اس کے باوجود مسلمانوں کو کوئی کوفت نہیں ہوتی تھی۔ پھر دو دن کے بعد بعض دفعہ تین دن کے بعد دوسری لڑائی ہوتی تھی اور مسلمان سپاہی وہی ہوتے تھے جو پہلے دن سے لڑ رہے ہوتے تھے ان میں بھی کچھ زخمی اور کچھ شہید ہو جاتے تھے۔ اگرچہ زخمی ہوتے تھے تھکے ہوتے تھے لیکن دشمن کے سامنے سینہ سپر رہتے تھے حالانکہ ان کے مقابلہ میں کسریٰ کی لاکھ لاکھ فوج پیچھے ہٹ جاتی تھی اور پھر ایک نئے کمانڈر کی ماتحتی میں ایک تازہ دم فوج سامنے آجاتی تھی اور کچھ دنوں کے بعد پھر اسی قسم کی لڑائی ہوتی تھی۔ ایسا عجیب نشان ہے صحابۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت پائی اور اپنی جسمانی طاقتوں کو خدا اور خدا کے دین کی ضرورتوں کے لئے نشوونما دے کر عظیم الشان قربانیوں کا مظاہرہ کیا۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ نے انسان کو ذہنی طاقتیں عطا کی ہیں

اخلاقی طاقتیں اور صلاحیتیں

ر استعدادیں عطا کی ہیں اور روحانی قوتیں، صلاحیتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں بنیادی طور پر یہ چار مختلف قسم کی صلاحیتیں اور استعدادیں ہیں جو خدا تعالےٰ نے انسان کو دی ہیں۔ ہر طاقت اپنی نشوونما کے ہر مرحلہ میں خدا سے کچھ مانگتی ہے مثلاً جسمانی طاقت کو لے لیتے ہیں۔ ایک بچہ ہے جس کی پیدائش کے بعد خدا سے یہ مطالبہ ہوتا ہے کہ ماں اسے دودھ دے اس کے لئے ماں کا دودھ پینا ضروری ہوتا ہے۔ دیکھیے دودھ تو پینے والے بڑے ہو کر بھی پیتے ہیں اونٹ کا بھی بھینس کا بھی اور گائے کا بھی اور بکری کا بھی اور بھیڑ کا بھی اور بعض جگہ ضرورت پڑے تو گھوڑے کا دودھ بھی پینے والے پی لیتے ہیں گو کم پیا جاتا ہے لیکن دنیا گھوڑے کا دودھ پیتی ہے لیکن بچے کی پیدائش کے بعد بچے کا اپنے

خدا سے یہ سوال

ہوتا ہے اور اسکی یہ حاجت ہوتی ہے کہ اس کی پیدائش کے بعد اس کی صحیح نشوونما ماں کے دودھ سے ہو سکتی ہے بھینس کے دودھ سے نہیں ہو سکتی اس لئے وہ اسے عطا کیا جائے چنانچہ خدا تعالےٰ نے اس کے لئے ماں کا دودھ پیدا کر دیا پھر وہ بڑا ہوتا ہے اور درجہ بدرجہ اس کی خوراک بدلتی جاتی ہے اور اس کے طریقے بدلتے جاتے ہیں امریکہ میں ڈاکٹروں نے بڑی ریسرچ کی ہے اور یہ نتیجہ نکالا کہ ۱۸ سال تک کھانے کے لحاظ سے انسان کو عمر یعنی بچپن کی عمر کا سمجھا جانا چاہیئے خدا تعالےٰ نے ایسا انتظام کیا ہے کہ ۱۸ سال تک جسمانی ضرورت کے مطابق احتیاج کا اظہار ہوتا ہے یعنی بچہ کہتا ہے میں نے یہ کھانا ہے اور یہ نہیں کھانا یا اتنی مقدار میں دو اور اتنی بار دو تین گھنٹے یا چھ گھنٹے کے بعد دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

میں نے دیکھا ہے

بعض دفعہ کئی والدین اپنے بچے کے ساتھ ملاقات کے لئے آجاتے ہیں۔ میں کے ... دیکھتا ہوں غریبی ہمارا بچہ کھاتا کچھ نہیں میں نے بیویوں

دفعہ ان سے کہا ہے کہ یہ تو کھانے کو تیار ہے تم اسے کھلانے کے لئے تیار نہیں ہو اور پھر جب میں نے پوچھا کہ کیا مانگتا ہے جو آپ نہیں دیتے تو ایک دفعہ ایک بچے کے باپ نے کہا کہ یہ مونگ پھلی کھانا چاہتا ہے اور ہم مونگ پھلی کھانے نہیں دیتے کہ گلا خراب ہو جائے گا۔ ایک اور نے کہا کہ اس کا بچہ بھنے ہوئے چنے کھانا چاہتا ہے اور وہ اسے بھنے ہوئے چنے نہیں دیتے کہ اس کا پیٹ خراب ہو جائے گا۔ حالانکہ بھنے ہوئے چنے جو اس بچے کی احتیاج ہے اور جن کے کھانے کی اس کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے وہ اس کو ملنے چاہئیں یہ تو سائنس کا اصول ہے لیکن خدا یہ کہتا ہے کہ جو اسے احتیاج پیدا ہوتی ہے یعنی چنے کھانے کی میں نے اس کے لئے چنے پیدا کئے ہیں اور جو مونگ پھلی کی احتیاج پیدا ہوتی ہے اس کے لئے میں نے مونگ پھلی پیدا کی ہے۔ یہ "سوال" ہے احتیاج کا۔ یعنی جو حاجت ہے وہ زبانِ حال سے کہہ رہی ہے کہ اے خدا مجھے یہ دے اور خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ ہر فرد کی

ہر حاجت کے پورا ہونے کا سامان

پیدا کر دیا گیا ہے۔ دیکھیے فرد فرد کی حاجت میں بھی فرق ہے جیسا کہ میں نے بھی بچوں کی طبیعت کا اختلاف بتایا ہے کہ کوئی مونگ پھلی کھانا چاہتا ہے اور کوئی بھنے ہوئے چنے۔ اسی طرح ہر فرد کی جسمانی طور پر بھی اور ذہنی طور پر بھی اخلاقی طور پر بھی اور روحانی طور پر بھی حاجات مختلف ہوتی ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ انسان کی ہر حاجت جو وہ زبانِ حال سے سوال کر رہا ہے وہ پوری کر دی گئی ہے تاکہ اسے جو طاقتیں عطا کی گئی ہیں ان کی صحیح نشوونما ہو سکے قرآن کریم نے جو نتیجہ نکالا ہے ہماری عقل بھی وہی نتیجہ نکالتی ہے اور وہ یہ ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے .... کہ اگر تم میرے احسان گننا چاہو تو تم نہیں گن سکتے اب تم سوچ لو کہ بچپن سے لے کر مرتے دم تک اور پھر اس کے بعد کی زندگی میں بھی

خدا تعالےٰ کے بے شمار احسان ہیں

جو انسان پر بارش کی طرح نازل ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن اس دنیا کی زندگی کو لے لیتے ہیں۔ انسان کی صحیح ضرورت اور احتیاج کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے سامان پیدا کر رکھے ہیں۔ یعنی جو انسانی خواہش ہے یا زبانِ حال کا سوال ہے اور جس چیز کا انسان کی فطرت تقاضا کر رہی ہوتی ہے اور جو انسان کی نشوونما کے لئے ضروری ہوتی ہے اللہ تعالےٰ نے اس کے پیدا کرنے کے سامان کر رکھے ہیں۔

یہ بڑا وسیع مضمون ہے اور بڑا زبردست مضمون ہے اس کے اندر اسلام کی برتری کا معجزانہ ثبوت ہے کہ جو چیز تم مانگتے ہو جس چیز کی بھی تمہیں سچی حاجت اور ضرورت ہے خدا تعالےٰ نے وہ چیز تمہارے لئے پیدا کر دی ہے۔ میں اس وقت اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے کہ انسان کو

چار بنیادی قوتیں اور استعدادیں

اور صلاحیتیں دی گئی ہیں۔ ہر قوت کی بنیادی اور بے شمار احتیاجیں اور ضرورتیں ہیں اور ہر ضرورت زبانِ حال سے اپنے رب سے تقاضا کرتی ہے کہ اسے فلاں فلاں مرحلے پر فلاں فلاں چیز کی ضرورت ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو چیز اسے چاہیئے۔ وہ میں نے پیدا کر دی ہے۔ یہ ہے عظمت ہمارے رب کریم کی پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم میرے احسانوں کو گن نہیں سکتے مگر اس کے باوجود ناشکرے انسان کی یہ حالت ہے کہ جو چیز جس غرض کے لئے پیدا کی گئی وہاں استعمال کرنے کی بجائے ان کا غلط استعمال کرتا ہے یعنی وضع الشیء فی غیر محلہ (یا فی غیر موضعہ) ظلم کہتے ہیں کہ کسی چیز کو غلط استعمال کیا جائے کسی چیز کا جو محل ہے اسی جگہ کی بجائے کسی اور جگہ پر غلط استعمال ظلم ہے خدا تعالےٰ نے انسان کو قوتیں اور استعدادیں دیں اور ان کے پورا کرنے کے سامان دیئے وہ ان کو چھوڑ دیتا ہے اور ظلم کرنے لگ جاتا ہے یعنی ایک چیز جس غرض

کے لئے بنائی گئی ہے اسی غرض کے لئے وہ اس کا استعمال نہیں کرتا بلکہ

خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء

جو انسان کی احتیاجوں کو پورا کرنے کے لئے پیدا کی گئی تھیں اُن کا بے محل اور غلط استعمال کرنے لگ جاتا ہے خدا تعالیٰ نے انسان کو جہاں طاقتیں دیں وہاں ان طاقتوں کی نشوونما کا اصول بھی بتایا اور نہ ختم ہونے والی ترقیات کے دروازے انسان پر کھول دیئے گئے ہیں کیونکہ اس زندگی کے بعد ایک ایسی زندگی عطا کی جانے والی ہے جو ختم نہیں ہوتی اور وہاں بھی ترقیات ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ہر روز مومن جنت میں پہلے مقام سے بالاتر مقام پر ہوگا۔ غرض دنیا میں جو چیزیں پیدا کی گئی ہیں ان کے صحیح استعمال کے لئے ہدایت بھی ملنی چاہیئے تھی۔ یہ پہلو تو خالی نہیں رہ سکتا اس لئے خدا نے یہ اصول مقرر کر دیئے

پس خدا تعالیٰ نے انسان کی احتیاج کو پورا کرنے کے لئے بے شمار چیزیں پیدا کی ہیں۔ خدا نے ہر شخص کی ضرورت پوری کر دی کوئی ایسی ضرورت باقی نہیں رہی کہ جس کے متعلق بندہ یہ کہے کہ اے خدا تو نے میری جسمانی یا ذہنی یا اخلاقی یا روحانی نشوونما کے لئے میری یہ خواہش یا یہ ضرورت (آرزو) یا یہ احتیاج یا یہ ضرورت تھی اس کو پورا کرنے کے لئے کوئی سامان نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اپنی سعی سے کچھ نہیں کر سکتا اسے

آسمانی ہدایت کی ضرورت

ہے۔ اور اب انسان کو جب کہ وہ اپنے کمال تک پہنچنے کے قریب پہنچا ہوا تھا اسلام میں کامل ہدایت ملی ہے۔ اسلام ایک زبردست تعلیم ہے۔ ایک کامل شریعت ہے اور ایک زبردست تعلیم ہے۔ اسلام نے تمام چیزوں کے صحیح استعمال کے لئے انسان کو ہدایت دی ہے کہ اس طرح عمل کرو گے اور اشیاء کو اس طرح استعمال کرو گے تب تم صحیح طریقے پر فائدہ اٹھا سکو گے۔ ورنہ ضرورت اپنی جگہ رہے گی ضرورت کو پورا کرنے کے سامان اپنی جگہ پڑے رہیں گے لیکن تم اپنی نالائقیوں کی وجہ سے کبھی اپنی ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکو گے اور دنیا میں فساد پیدا کر دو گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

”ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْھِمْ“

کہ جو انسان کے نامعقول نے ناجائز اور غلط طور پر کمایا اور گناہ کئے اور خدا تعالیٰ کی عطا کا غلط استعمال کیا اس سے فساد اور خلفشار پیدا ہو گیا مثلاً ایٹم ہے یہ ایک ایسی طاقت ہے جو انسان کی بھلائی میں بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔ ایک دہریہ انسان بھی یہ کہتا ہے کہ سائنس کے لحاظ سے یہ ممکن ہے کہ

انسان کی بھلائی کیلئے

اسے خرچ کیا جائے اور ہونا بھی ایسے ہی چاہیئے لیکن انسان کا دماغ بہک گیا اور عملاً کچھ فائدے اُٹھائے اور بہت سارے نقصانات کے سامان پیدا کر دیئے اور بر و بحر میں اس کی وجہ سے فساد پیدا ہو گیا۔

غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس دنیا میں جو چیزیں پیدا کی گئی ہیں ان کے صحیح استعمال کے لئے اسلام میں راہنمائی موجود ہے اگر ان سے پورا فائدہ اُٹھانا چاہتے ہو تو اسلام پر پورا عمل کرنا ہوگا۔ عقل بھی یہی کہتی ہے کہ جو پورا عمل نہیں کرتا وہ پورا فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ مثلاً جو شخص پانی سے پورا فائدہ اُٹھانا چاہتا ہے وہ اپنی پیاس بجھانے کے لئے ایک گھونٹ پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ اپنی پیاس بجھانے کے لئے پورا (کافی) پانی استعمال کرنا پڑتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم دنیا کی چیزوں سے پورا فائدہ اُٹھانا چاہتے ہو تو اسلام پر پورا عمل کرو گے اگر تم پورا پورا عمل نہیں کرو گے۔ اور وہ طریق اختیار نہیں کرو گے جو اسلام نے تمہیں بتایا ہے تو پھر تم فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔

اسلام پر پورا عمل کرنے کا مطلب

یہ ہے کہ ہم اپنی طاقتوں اور قوتوں اور استعدادوں کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیں اور کہیں کہ اے ہمارے رب! تو نے جو ہمیں قوتیں اور صلاحیتیں دی ہیں ہم تیرے منشاء کے مطابق اور تیری تعلیم کی روشنی میں اور اسلام جو نور دنیا کی طرف لے کر آیا ہے اس نور تلے چل کر ان کی نشوونما کریں گے۔ اور اس سے باہر نہیں جائیں گے۔ غرض اسلام کو پورے طور پر سمجھنا اور اس پر عمل کرنا حصول مقصد کے لئے اور ہماری جو قوتیں اور استعدادیں ہیں ان کی کمال نشوونما کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، اسلام کے متعلق فرماتے ہیں:۔

”اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا۔ اور اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور رضا میں محو ہو جانا اور خدا میں گم ہو کر ایک موت اپنے اوپر وارد کر لینا اور اس کی محبت ذاتی سے پورا رنگ حاصل کر کے محض محبت کے جوش سے اس کی اطاعت کرنا نہ کسی اور بنا پر اور ایسی آنکھیں حاصل کرنا جو محض خدا کے ساتھ دیکھتی ہوں اور ایسے کان حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ سنتے ہوں اور ایسا دل پیدا کرنا جو سراسر اس کی طرف جھکا ہوا ہو اور ایسی زبان حاصل کرنا جو اس کے بلائے بولتی ہو یہ وہ مقام ہے جس پر تمام سلوک ختم ہو جاتے ہیں اور انسانی قویٰ اپنے ذمہ کا تمام کام کر چکتے ہیں اور پورے طور پر انسان کی نفسانیت پر موت وارد ہو جاتی ہے تب خدا تعالیٰ کی رحمت اپنے زندہ کلام اور چمکتے ہوئے نوروں کے ساتھ دوبارہ اس کو زندگی بخشتی ہے اور وہ خدا کے لذیذ کلام سے مشرف ہوتا ہے اور وہ دقیق در دقیق نور جس کو عقلیں دریافت نہیں کر سکتیں اور آنکھیں اس کی کنہ تک نہیں پہنچ سکتیں وہ خود انسان کے دل سے نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں پس ایسا ہی وہ اپنے قرب سے فانی انسان کو مشرف کرتا ہے تب وہ وقت آتا ہے نابینائی دُور ہو کر آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں اور انسان اپنے خدا کو ان نئی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ اور اس کی آواز سنتا ہے اور اس کی نور کی چادر کے اندر اپنے تئیں لپٹا ہوا محسوس کرتا ہے۔ تب مذہب کی غرض ختم ہو جاتی ہے۔ اور انسان اپنے خدا کے مشاہدہ سے سفلی زندگی کا گندا چولہ اپنے وجود پر سے پھینک دیتا ہے اور ایک

نور کا پیراہن پہن لیتا ہے۔

اور نہ صرف وعدہ کے طور پر اور نہ فقط آخرت کے انتظار میں خدا کے دیدار اور بہشت کا منتظر رہتا ہے بلکہ اسی جگہ اور اسی دنیا میں دیدار اور گفتار اور جنت کی نعمت کو پا لیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ یعنی جو لوگ یہ کہتے ہیں ہمارا خدا وہ خدا ہے جو جامع صفات کاملہ ہے جس کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں اور یہ کہہ کر وہ پھر استقامت اختیار کرتے ہیں اور کیسے ہی زلزلے آویں اور بلائیں نازل ہوں اور موت کا سامنا ہو ان کے ایمان اور صدق میں فرق نہیں آتا ان پر فرشتے اترتے ہیں اور خدا ان سے ہمکلام ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ تم بلاؤں سے اور خوفناک دشمنوں سے مت ڈرو اور نہ گزشتہ مصیبتوں سے غمگین ہو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں اور میں اسی دنیا میں تمہیں بہشت دیتا ہوں جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے پس تم اس سے خوشی ہو اب واضح ہو کہ یہ باتیں بغیر شہادت کے نہیں اور یہ ایسے وعدے نہیں کہ جو پورے نہیں ہوئے بلکہ ہزاروں اہل دل مذہب اسلام میں ہیں

رُوحانی بہشت کا ثمرہ

... ہیں اور درحقیقت اسلام وہ مذہب ہے جس کے سچے پیروؤں کو خدا تعالیٰ نے گذشتہ تمام راستبازوں کا وارث ٹھہرایا ہے اور ان کی متفرق نعمتیں اس امّت مرحومہ کو عطا کر دی ہیں اور اسی نے اس دعا کو قبول کر لیا جو قرآن شریف میں آپ ... سکھلائی تھی اور وہ یہ ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ہمیں وہ راہ دکھلا جو ان راستبازوں کی راہ ہے جن پر تو نے ہر ایک انعام و اکرام کیا ہے یعنی جنہوں نے تجھ سے ہر قسم کی برکتیں پائیں ہیں اور تیرے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہوئے ہیں اور تجھ سے دعاؤں کی قبولیتیں حاصل کی ہیں اور تیری مدد و نصرت اور راہنمائی ان کے شامل حال ہوئی ہے اور ان لوگوں کی راہوں سے ہمیں بچا جن پر تیرا غضب ہے اور جو تیری راہ کو چھوڑ کر اور راہوں پر چلے گئے ہیں۔ یہ وہ دعا ہے جو نماز میں پانچ وقت پڑھی جاتی ہے اور یہ بتلا رہی ہے کہ اندھا ہونے کی حالت میں دنیا کی زندگی بھی ایک جہنم ہے اور پھر مرنا بھی ایک جہنم ہے اور درحقیقت خدا کا سچا تابع اور واقعی نجات پانے والا وہی ہو سکتا ہے جو خدا کو پہچان لے اور اس کی ہستی پر کامل ایمان لے آوے اور وہی ہے جو گناہ کو چھوڑ سکتا ہے اور خدا کی محبت میں محو ہو سکتا ہے۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۱۱ تا ۱۲ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۱ تا ۱۶۲)

پس اسلام دنیا میں اس لئے آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی حاصل کرنے کے لئے انسان پورے طور پر

اسلام کے احکام کی پابندی

کرے اور کوشش کرے کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرے لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بھی ایک فقرہ میں کہا تھا کہ انسان اپنی طاقت سے یہ نہیں کر سکتا اس کے لئے دعا کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرتی ہے اور اس کے لئے اس نور کی ضرورت ہے جو مقبول دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتا ہے اور انسانی زندگی کے اندھیروں کو دور کر کے اسے ایک نور عطا کرتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کرو وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا اور صبح و شام اس کی تسبیح میں لگے رہو هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ یہ ایک

بڑا زبردست وعدہ

ہے اگر آپ اس کی قدر پہچانیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم میرے ذکر میں مشغول رہو گے اور صبح و شام میری تسبیح کرو گے اور تمہارے دل لا الٰہ الا اللہ کے حقیقی معنوں میں داخل ہو جائیں گے تو هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ خدا تعالیٰ کی رحمتیں تم پر نازل ہوں گی وَمَلٰٓئِكَتُهٗ اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی دعائیں تمہارے ساتھ ہوں گی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں تم پر نازل ہوں گی اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی طرف سے تمہارے لئے دعائیں مانگی جائیں گی۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ہر قسم کے ظلمات سے تمہیں نکال لیا جائے گا اور ایک نور تمہیں عطا کیا جائے گا وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ایسے ایماندار جو خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنے والے اور اس کی رضا کو حاصل کرنے والے اور اسلام کو سمجھنے والے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے لوگ ہیں ان کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاملہ کیا کرتا ہے۔

(الفضل ۸ ستمبر ۱۹۷۸ء)

...ہے کی خادمہ بنائے آمین۔ (خاکسار بشارت احمد حیدر، قادیان)

> زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے!

افسوس! اہلیہ صاحبہ مکرم مرزا محمد زمان صاحب درویش وفات پا گئیں

قادیان ۲۱ر اکتوبر ۱۹۷۸ء افسوس آج صبح بعد نماز فجر سوا سات بجے کے قریب مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد زمان صاحب درویش بعمر تقریباً ۶۵ سال قادیان میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ مرحومہ کافی دیر سے دل کے عارضہ کے سبب بیمار چلی آرہی تھیں اس دوران امرتسر گورنمنٹ ہسپتال میں بھی چند روز داخل کرایا گیا اور کچھ افاقہ ہو گیا اس کے بعد بھی ادویہ دی جاتی رہیں مگر وہ بدستور کمزور ہوتی چلی گئیں۔ اور وفات سے قبل ان کی ٹانگوں میں ورم آچکا تھا ڈاکٹری مشورہ کے مطابق آج ان کو امرتسر ہسپتال لے جانے کا پروگرام تھا مگر تقدیر الٰہی غالب آئی اور وہ امرتسر لے جانے سے قبل وفات پا گئیں۔

آج ہی بعد نماز عصر مہمان خانہ کے قریب محترم حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب صحابی نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہو جانے پر محترم حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب صحابی نے اجتماعی دعا کرائی اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔

اخبار قادیان

محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان تاحال لدھیانہ میں بغرض علاج مقیم ہیں موصوف کی طبیعت کافی حد تک بہتر ہے۔ لیکن کمزوری ابھی ہے احباب محترم موصوف کی کامل صحت کیلئے دعا فرماتے رہیں۔

☆ — مورخہ ۱۹/۱۰ کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ اور مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ بعض دیگر احباب احمدیہ کانفرنس میں شرکت کے لئے قادیان سے روانہ ہو گئے ☆ — محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد ... کا ... امرتسر ہسپتال میں آنکھ کے موتیا بند کا کامیاب اپریشن ہوا اور مورخہ ۲۳/۱۰ کو ... احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ☆ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری کی چھوٹی بچی عزیزہ غزالہ کو چند دن قبل اچانک گلے میں تکلیف ہو گئی۔ مقامی ڈاکٹر کو دکھایا گیا انہوں نے خناق کا اندیشہ ظاہر کیا اور فوراً امرتسر لے جانے کا مشورہ دیا چنانچہ اسی روز مورخہ ۱۰/۱۰ کو امرتسر لے جا کر E.N.T ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ پانچ روز علاج کے بعد ۱۵/۱۰ کو ڈسچارج کر دیا گیا۔ اب بچی کی طبیعت پہلے سے بہت بہتر ہے کامل صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

☆ — مورخہ ۱۸/۱۰ کو مکرم عبد اللطیف صاحب سندھی کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبد الرحیم صاحب سندھی درویش کا پوتا اور مکرم فضل الرحمٰن صاحب درویش کا نواسہ ہے احباب نومولود کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ ☆ — مکرم بہادر خان صاحب درویش بھی کئی دنوں سے بیمار چلے آرہے ہیں اسی طرح مکرم مرزا محمد اسحٰق صاحب درویش کی اہلیہ صاحبہ بھی بعارضہ قلب بیمار چلی آرہی ہیں احباب ہر دو کی کامل صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

ولادتیں

(۱) حیدرآباد سے بذریعہ تار محترم امیر صاحب مقامی کے نام یہ اطلاع موصول ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۲/۱۰ کو برادرم مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد کو دو لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم مستری محمد دین صاحب درویش کا پوتا ہے۔ مکرم مستری محمد دین صاحب نے اس خوشی میں مبلغ ۱۵ روپے شکرانہ فنڈ اور ۵ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے آمین (جاوید اقبال اختر نائب ...)

(۲) خاکسار کی ہمشیرہ عطیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب تماپوری کے ہاں دو لڑکوں کے بعد مورخہ ۱۸/۱۰ کو پہلی لڑکی تولد ہوئی ہے۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب قائمقام امیر مقامی نے بچی کا نام "عائشہ صدیقہ" تجویز فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور بچی کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دین کی

اسلام ۔ ایک بین الاقوامی مذہب

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ انچارج اُتر پردیش

مذکورہ عنوان پر خاکسار کی تقریر لکھنؤ کے بدھ مندر میں مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۶۸ء کو ہوئی۔ اس مجلس میں مختلف مذاہب کے تعلیم یافتہ افراد اور مذہبی شخصیتیں موجود تھیں۔ قارئین بدر کے علمی استفادہ کی غرض سے اس تقریر کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے ۔۔۔

انسان مدنی الطبع ہے

انسان اور حیوان کے درمیان ایک مشاہداتی امتیاز یہ ہے کہ غیر ناطق حیوانوں کو کھانے اور پہننے کے لئے دوسروں کے تعاون کی خاص ضرورت نہیں ہوتی۔ مثلاً فضا میں اڑنے والے پرندے، کیڑے مکوڑے، گھاس پھوس وغیرہ کھا کر اپنا پیٹ پال لیتے ہیں اور ان کے بال و پر ہی ان کے قدرتی کپڑے ہیں۔ یہی حال دوسرے غیر ناطق حیوانوں کا ہے۔ مگر انسان کو کھانے کی تیاری کیلئے ہی بعض دوسرے انسانوں کے تعاون کی بیحد ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح سردی گرمی کے اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے انسان جو کپڑے استعمال کرتا ہے اس کے لئے بھی انسان دوسروں کے تعاون کا بیحد محتاج ہے اور دوسری طرف ہر انسانی دل میں خدا کی تلاش کا قدرتی جذبہ موجزن ہے۔ پس انسانی فطرت کے اس جذبہ اور باہمی تعاون کی احتیاج سے یہ نتیجہ نکلا کہ انسان مدنی الطبع واقع ہوا ہے۔ لہٰذا اسے ایک ایسے ضابطۂ حیات کی ضرورت ہے جو ایک طرف اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت سکھاتا ہو اور دوسری طرف بنی نوع انسان کے درمیان امن، صلح اور آشتی کو قائم رکھ سکے۔ چنانچہ لفظ "اسلام" کے یہی معنے ہیں۔

سچی ہمدردی

بین الاقوامی مذہب وہی ہو سکتا ہے جو بلا امتیاز مذہب و ملت تمام بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی کرنا سکھلاتا ہے۔ چنانچہ یہ خوبی اسلام میں بدرجہ اولیٰ موجود ہے۔ سورۂ فاتحہ جو نمازوں میں بار بار دہرائی جاتی ہے اس کی پہلی آیت الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین، یعنی ہر قسم کی سچی دائمی تعریف اُس خدا کی ہے جو تمام جہانوں کی پرورش کرنے والا ہے۔ ہندوؤں کی بھی عیسائیوں کی بھی، بدھوں کی بھی سکھوں کی بھی۔ آریوں کی بھی اور پارسیوں کی بھی۔ کیونکہ ربّ المسلمین یا ربّ المؤمنین کے الفاظ استعمال نہیں کئے گئے بلکہ ربّ العٰلمین کے الفاظ استعمال کئے گئے اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی کہ وہ تمام بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آئیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صبغة اللّٰه ومن احسن من اللّٰه صبغةً یعنی اے لوگو تم اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرو اس سے زیادہ بہتر رنگ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ تخلّقوا باخلاق اللّٰه اے لوگو تم اللہ تعالیٰ کی عادات کو اپنے اندر پیدا کرو۔ خدا کا رنگ کیا ہے؟ اور خدا کی عادات کیا ہیں؟ خدا کا سورج سب کو یکساں روشنی اور گرمی دیتا ہے خدا کا چاند سب کے گھروں کو منور کرتا ہے وہ اس سلسلہ میں کسی ہندو یا عیسائی یا مسلمان یا بدھ کا امتیاز نہیں کرتا۔ اس کا پانی سب کی پیاس بجھاتا ہے اس کی ہوا سب کو زندگی بخشتی ہے اسی طرح بین الاقوامی مذہب اسلام کی تعلیمات میں بلا امتیاز مذہب و ملت سب کے ساتھ سچی ہمدردی کرنا سکھایا گیا ہے۔ موعود اقوام عالم حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بروزِ کامل حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی سے بیزاری میرا اصول۔" (اربعین صفحہ ۲)

پیشوایان مذاہب کا احترام

بین الاقوامی مذہب میں اس خوبی کا پایا جانا بھی ضروری ہے کہ وہ ان تمام مذاہب کو بنیادی اعتبار سے سچا یقین کرے جو اوّل سے آخر تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف زمانوں میں مختلف اقوام میں قائم ہوتے رہے ہیں۔ یہ خوبی بھی اسلام میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے بلکہ صرف دین اسلام میں ہی یہ خوبی پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وان من امّةٍ الّا خلا فیها نذیر اور فرمایا ولقد بعثنا فی کلّ امّةٍ رسولاً۔ یعنی ہم نے ہر قوم میں اپنے رسول بھیجے ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کان فی الهند نبیّ اسود اللون اسمه کاهنا (دیلمی) یعنی ہندوستان میں ایک نبی گزرا ہے جس کا رنگ سانولہ تھا اور اس کا نام کنہیا تھا۔ چنانچہ ہندو قوم بھی ہندوستان کا سب سے بڑا اوتار حضرت کرشن جی مہاراج کو ہی مانتی ہے۔ اس کے متعلق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلحکاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت و عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔"

(تحفہ قیصریہ)

عالمگیر ہونے کا دعویٰ

بین الاقوامی مذہب کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے عالمگیر ہونے کا دعویٰ اس کی الہامی کتاب سے ثابت ہو۔ وید، ژند اوستا، تورات، زبور اور انجیل اپنی اپنی قوم کو خطاب کرتے ہیں۔ سناتن دھرمی ویدوں کو مخصوص القوم مانتے ہیں۔ یہودی بھی تورات کو بنی اسرائیل تک محدود مانتے ہیں۔ صرف عیسائی صاحبان مسیحیت کے پیغام کو سب قوموں کے سامنے پیش کرتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ مسیحیت کی عالمگیری کا خیال بعد کا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی زندگی میں کبھی بھی یہ اعلان نہیں فرمایا کہ ان کی دعوت کا دائرہ بنی اسرائیل سے بھی باہر ہے بلکہ وہ زندگی بھر اپنے قول و عمل سے یہی ثابت کرتے رہے کہ ان کا مشن صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں تک مخصوص ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں کو تبلیغ کے لئے بھجواتے ہوئے یہ ہدایت فرمائی کہ:۔

"غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا اور چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمانی بادشاہت نزدیک آ گئی ہے۔" (متی ۱۰/۲۴)

قرآن کریم بھی اسی کی تائید کرتا ہے کہ رسولاً الٰی بنی اسرائیل یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔

لیکن قرآن مجید اپنے عالمگیر ہونے کی حیثیت کا دعویٰ کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ان هو الّا ذکرٌ للعٰلمین کہ یہ قرآن مجید سب قوموں اور نسلوں کے لئے نصیحت اور شریعت ہے۔ اسی طرح فرمایا قل یاایّها النّاس انّی رسول اللّٰه الیکم جمیعًا۔ اے رسول! تو اعلان کر دے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں ۔۔۔ پس اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس نے اپنے بین الاقوامی مذہب ہونے کا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کیا۔

قانونِ شریعت کی حفاظت

بین الاقوامی مذہب میں اس خوبی کا پایا جانا بھی نہایت ضروری ہے کہ اس کے قانونِ شریعت کی معجزانہ طور پر حفاظت کی گئی ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی حفاظت کے ضمن میں فرماتا ہے انّا نحن نزّلنا الذّکر وانّا له لحٰفظون یعنی ہم نے ہی اس کلام اور شریعت کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے ۔۔۔ چنانچہ ہر زمانہ میں قرآن مجید کے ہزاروں لاکھوں حفاظ چلے آتے ہیں جو شروع سے آخر تک اس کو حفظ کر لیتے ہیں۔ یہ شرف اور فضیلت کسی دوسری الہامی کتاب کو حاصل نہیں۔ اور پھر قرآن مجید جس کثرت سے پڑھا جاتا ہے اس کی نظیر اور کہیں نہیں پائی جاتی چنانچہ جرمن مستشرق پروفیسر نولڈکے لکھتا ہے:۔

"And since the use of the Quran in public worship, in schools, and otherwise is much more exten-sive than for example the Reading of the Bible in most Christian Countries it has been truely discribed as the most widely Read Book in existence."

کہ قرآن مجید عام عبادتوں میں مدارس میں اور دوسرے طریقوں سے اس کثرت سے پڑھا جاتا ہے کہ عیسائی ممالک میں بائیبل کے پڑھے جانے کو اس سے کچھ نسبت نہیں یہ بیان حرف بحرف درست ہے کہ قرآن (مجید) دنیا بھر کی کتابوں سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔

قرآن کریم کے مقابل پر دوسری کتابوں پر نظر کی جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ نہ ان کی زبانیں محفوظ ہیں اور نہ ان کی عبارتیں ذہنوں میں محفوظ رہ سکتی ہیں اور نہ عملاً ان کی حفاظت ہوئی ہے چنانچہ اناجیل کے ہر نئے ایڈیشن میں نمایاں ردّ و بدل سامنے آتا ہے یہ گویا اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہے کہ سابقہ کتب اپنا زمانہ گزار چکی ہیں۔ اب قرآن مجید کا دور ہے جو زندہ اور محفوظ ترین حالت میں قائم و دائم ہے

دعویٰ اور دلیل

آج علم و روشنی کا دور ہے۔ سائنس اور ٹکنالوجی کا زمانہ ہے اس لئے آج وہی مذہب عالمگیر ہو سکتا ہے اور لوگوں کے دلوں پر حکومت کر سکتا ہے جو دعویٰ کے ساتھ دلیل بھی دے۔ اور براہین کے ذریعہ لوگوں کو قائل کر سکے۔ قرآن مجید کی اسی فضیلت کا اظہار خاص طور پر ہمارے اس زمانہ میں ہوا جب کہ اسلام کا دوسرے ادیان سے پورا مقابلہ ہوا اور دیگر کتب کے موازنہ سے قرآن مجید کی فضیلت آفتاب نصف النہار کی طرح سب پر روشن ہو گئی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے ہمیشہ اسی معیار کو دوسرے مذاہب کے مقابل پر پیش کیا اور ہمیشہ فتح پائی۔ ۱۸۹۳ء میں جب پادریوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معرکۃ الآراء مناظرہ "جنگِ مقدس" ہوا تو آپ نے ابتداء ہی میں اعلان فرمایا کہ:-

"لازم اور ضروری ہوگا کہ فریقین جو دعویٰ کریں وہ دعویٰ اسی الہامی کتاب کے حوالہ سے کیا جائے جو الہامی قرار دی گئی ہے اور جو دلیل پیش کریں وہ دلیل بھی اسی الہامی کتاب سے ہو۔ کیونکہ یہ بات بالکل سچی اور کامل کتاب کی شان سے بعید ہے کہ اس کی وکالت اپنے تمام ساختہ پرداختہ سے کوئی دوسرا شخص کرے اور وہ کتاب بکلی خاموش اور ساکت ہو۔"

(جنگ مقدس صفحہ)

الہامی کتب کی تصدیق

بین الاقوامی مذہب کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ پہلی تمام الہامی کتب کو منجانب اللہ تسلیم کرے اور ان کی صداقت کو اپنی بنیاد قرار دینے والا ہو۔ چنانچہ قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ فیہا کتب قیمۃ یعنی اس کامل اور مکمل کتاب قرآن کریم میں پہلی الہامی کتب کی قائم رہنے والی تعلیم بھی آگئی ہے۔ اور وہ سابقہ آسمانی کتابوں کی موجودہ کامل شریعت ہے۔ ظاہر ہے کہ جب قرآن مجید کتب سابقہ کی پیشگوئیوں کا مصداق ہے تو یہ ان کا مصدّق ہے اور ان کی عمدہ تعلیمات اور ان کی بیان کردہ صداقتوں کو تسلیم کرنے والا ہے۔ گویا اس طرح اسلام تمام سابقہ مذاہب کی حقیقی نمائندگی کر رہا ہے اور یہ اس کے بین الاقوامی مذہب ہونے کی زبردست دلیل ہے کیونکہ وہ کسی مذہب کی تردید بنیادی اعتبار سے نہیں کرتا بلکہ سب کو lead کر رہا ہے۔

مساوات

بین الاقوامی مذہب کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان میں مساوات اور برابری کے حقوق قائم کرتا ہو۔ نیچ اونچ اور چھوت چھات کو اس علم اور روشنی کے زمانہ میں مٹاتا ہو چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یٰاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

کہ اے تمام لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت کی صورت میں پیدا کیا ہے اور تمہارے گروہ اور قبیلے اس لئے بنائے ہیں کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ یقیناً تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی زیادہ معزز ہے جو تم میں سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے۔

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تقویٰ کے سوا تم میں سے کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ دیگر مذاہب جو وقتی اور قومی تھے اپنی اپنی قوم کو خطاب کرتے ہیں لیکن قرآن کریم نے تمام انسانوں کو مساوات کے پلیٹ فارم پر کھڑا کر کے بین الاقوامی مذہب ہونے کا زبردست اور ناقابلِ تردید ثبوت پیش کیا ہے۔

اُسوۂ حسنہ

عالمگیر مذہب کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کو پیش کرنے والے رسول نے اسے اپنی زندگی میں عملی شکل میں دنیا کے سامنے کر دکھایا ہو۔ یہ شرف بھی صرف اسلامی شریعت کو ہی حاصل ہے۔ تورات کے حکمران کے احکام بغیر موسوی نمونہ کے ہیں۔ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی زندگی میں اقتدار حاصل نہیں ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بے شک عفو و درگذر کی تعلیم دی ہے مگر عفو اور درگذر کے لئے جس غلبہ اور شوکت کی ضرورت ہوتی ہے وہ آپ کو حاصل نہیں ہوا۔ یہی حال دیگر احکام شرعیہ کا ہے۔ یہ فخر صرف قرآن مجید کو حاصل ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شعبۂ زندگی میں سے گزر کر قرآن کریم کی عملی تصویر پیش کی۔ اور وہ عملی تصویر بڑی تفصیل کے ساتھ اب تک محفوظ بھی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسی حقیقت کو پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ کان خلقہ القرآن اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں قرآن مجید کی تعلیمات کا بہترین عملی نمونہ موجود ہے۔

عفو و درگذر کی محض تعلیم دینا آسان ہے مگر جب ہزاروں خونی دشمن قبضۂ اقتدار میں آجائیں۔ تو ایسے وقت میں لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ کا مژدہ سنا کر سب کو معاف کر دینا صرف حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی نظر آتا ہے پس شریعتِ اسلامیہ اپنے احکام کا کامل اور جامع نمونہ بھی پیش کر کے اپنے عالمگیر اور بین الاقوامی مذہب ہونے کا پُرعظمت ثبوت پیش کر رہی ہے!

توحیدِ خالص

بین الاقوامی مذہب کی یہ بھی ذمہ داری ہے بلکہ بنیادی فریضہ ہے کہ وہ توحیدِ خالص کو غیر مبہم الفاظ میں پیش کرے کیونکہ کسی نہ کسی تصوّر میں ہر مذہب کے پیروکار خدا کے وجود کے قائل ہیں اور اگر خدا کے وجود کو مذہبی دنیا سے الگ کر دیا جائے تو کسی بھی مذہب کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا —— لیکن قرآن مجید خدا تعالیٰ کی توحید کے شاندار اور غیر مبہم بیان میں بالکل ممتاز اور منفرد ہے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ یعنی اعلان کر دو کہ خدا ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اس کا کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ ایسا واضح اور غیر مبہم بیان کسی اور مذہب نے پیش نہیں کیا —!

موعود اقوامِ عالم

مختلف مذاہب کے پیرو اپنی اپنی کتابوں کو خدا کا کلام قرار دیتے ہیں مگر ساتھ ہی یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ اب خدا تعالیٰ کسی سے کلام نہیں کرتا۔ اور دوسری طرف ہر مذہب میں آخری زمانہ میں ایک نبی۔ اوتار اور مامور من اللہ کی آمد کی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ اور موجودہ زمانہ بھی متقاضی ہے کہ اس دور میں جبکہ ساری دنیا کے انسان اس طرح ایک دوسرے کے قریب ہو گئے ہیں کہ گویا تمام دنیا کے انسان ایک ہی شہر میں آباد ہیں تو ایسی صورت میں ایک موعود اقوام عالم ظاہر ہونا چاہیئے جو تمام بنی نوع انسان ایک عالمگیر اور بین الاقوامی مذہب میں منسلک کر کے سب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دے۔ چنانچہ تمام مذاہب کی پیش خبریوں کے مطابق، قرآن مجید اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کے نتیجہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے موعود اقوام عالم کی صورت میں مبعوث فرمایا —!

پس بین الاقوامی مذہب کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس میں تمام بنی نوع انسان کو دورِ حاضر میں ایک ہاتھ پر جمع کرنے کی صلاحیت موجود ہو چنانچہ اسلام کی پیروی میں یہ صلاحیت آج موعود اقوام عالم حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کے ذریعہ قائم ہونے والی جماعت میں موجود ہے اور مختلف مذاہب کے لوگ آہستہ آہستہ اس پاک جماعت میں شامل ہوتے جا رہے ہیں! اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ!

پہلی قسط

نتیجہ دینی نصاب سال ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء

جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے جن دوستوں نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "ضرورت الامام" اور "تقریریں ۱۹۰۶ء" یعنی دینی نصاب برائے سال ۱۳۵۷ ہش (۱۹۷۸ء) کا امتحان دیا تھا۔ اُن کا نتیجہ شائع کیا جارہا ہے۔ کامیاب ہونے والے احباب کو اللہ تعالیٰ کامیابی مبارک کرے اور اُن کے علم وایمان میں ازدیاد عطا فرمائے۔ آمین

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

۱۔ جماعت احمدیہ قادیان

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم مرزا منور احمد صاحب درویش نائب ناظر اعلیٰ قادیان۔	۸۰/۱۰۰
۲	مکرم عبد الحفیظ صاحب عاجز	۶۰
۳	؍؍ نور الدین صاحب انور دہلوی	۶۲
۴	؍؍ مرزا مسعود احمد صاحب	۴۴
۵	مکرمہ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ	۷۱
۶	؍؍ ؍؍ امۃ الرؤف صاحبہ	۴۹
۷	؍؍ رفعت سلطانہ صاحبہ	۳۳
۸	؍؍ نعیمہ بشریٰ صاحبہ	۳۳
۹	؍؍ نصرت سلطانہ صاحبہ	۳۵
۱۰	؍؍ امۃ القدوس صاحبہ گجراتی	۳۳
۱۱	؍؍ امۃ القدوس صاحبہ ننگلی	۵۰
۱۲	؍؍ بشریٰ پروین صاحبہ	۳۳
۱۳	؍؍ شاہینہ نازنین صاحبہ	۴۱
۱۴	؍؍ شمیم اختر صاحبہ	۳۳
۱۵	؍؍ شوکت النساء صاحبہ	۴۲
۱۶	؍؍ امۃ النصیر سلطانہ صاحبہ	۷۰
۱۷	؍؍ امۃ مرزیق صاحبہ	۷۵
۱۸	؍؍ امۃ الشکور صاحبہ	۴۸
۱۹	؍؍ امۃ الرشید صاحبہ	۳۷
۲۰	؍؍ امۃ العزیز ساجدہ صاحبہ	۳۸
۲۱	؍؍ امۃ الکریم صاحبہ	۳۳
۲۲	؍؍ امۃ المجید صاحبہ	۴۷
۲۳	؍؍ زینت النساء صاحبہ	۴۱
۲۴	؍؍ نصیر النساء صاحبہ یاسمین	۴۷
۲۵	؍؍ صغیر النساء انجم صاحبہ	۶۳
۲۶	؍؍ امۃ الرحمٰن صاحبہ	۴۶
۲۷	؍؍ ناصرہ بیگم صاحبہ	۶۰
۲۸	؍؍ جمیلہ خاتون صاحبہ	۴۲

۲۔ یادگیر

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم فاروق احمد صاحب تیر گر	۲۴
۲	؍؍ ناصر احمد صاحب شگفتہ	۳۷
۳	؍؍ محمد سلیم صاحب جیبنا	۴۷
۴	؍؍ سلیم احمد صاحب فضل	۴۰

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۵	مکرم عبد المقتدر صاحب لاڑجی	۴۸/۱۰۰
۶	؍؍ آر۔ اے۔ استاد شولاپوری	۳۶
۷	؍؍ جمیل احمد صاحب احمدی	۴۷
۸	؍؍ اکرم احمد صاحب	۳۶
۹	؍؍ عبد المنان صاحب	۴۶
۱۰	؍؍ بشیر احمد صاحب گلبرگی	۳۵
۱۱	؍؍ محمد عبد البصیر صاحب احمدی	۳۳
۱۲	؍؍ محمد مظفر احمد صاحب تیر گر	۳۸
۱۳	؍؍ فضل الحق صاحب تہ دڑی	۳۶
۱۴	؍؍ حامد غوری صاحب	۳۵
۱۵	؍؍ منیر الدین خان صاحب	۳۳

۳۔ بنگلور

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرمہ نویدہ بیگم صاحبہ بی ایس سی	۶۶
۲	؍؍ عابدہ بیگم صاحبہ ؍؍ ؍؍	۵۸
۳	مکرم ایم سلیم اللہ صاحب موسیٰ رضا	۶۷
۴	؍؍ ایم سمیع اللہ صاحب موسیٰ رضا	۷۲
۵	؍؍ جی ایم عنایت اللہ صاحب نسیم	۶۹
۶	مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ	۶۴
۷	؍؍ یاسمین سلطانہ صاحبہ	۶۱

۴۔ سکندر آباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب Ph.D	۸۰
۲	؍؍ شیخ مسعود احمد صاحب انیس	۶۱
۳	؍؍ بشیر الدین صاحب الٰہ دین	۴۱
۴	؍؍ محمد احمد صاحب	۵۸

۵۔ حیدر آباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم محمد عظیم الدین صاحب	۶۴
۲	؍؍ محمد ظہیر الدین صاحب	۶۴
۳	؍؍ شکیل احمد صاحب	۶۱
۴	؍؍ احمد عبد الباسط صاحب	۵۱
۵	؍؍ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب ایم ڈی	۵۷
۶	؍؍ غلام نثار احمد خان صاحب	۵۰
۷	؍؍ محمد عبد القیوم صاحب	۶۷
۸	؍؍ رشید الدین صاحب پاشاہ	۴۵
۹	؍؍ احمد عبد الستار صاحب	۵۹

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۰	مکرم غلام احمد عزیز خان صاحب	۴۴/۱۰۰
۱۱	مکرمہ ہاجرہ خورشید صاحبہ	۳۶/۱۰۰
۱۲	؍؍ نعیمہ بیگم صاحبہ	۶۱
۱۳	؍؍ قدسیہ پروین صاحبہ	۶۷

۶۔ صالح نگر

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم ماسٹر سعید احمد خان صاحب	۶۹
۲	؍؍ ریاض احمد خان صاحب	۶۲
۳	؍؍ محمد شفیع صاحب	۶۰

— — — —

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ختم ہوچکا ہے۔ اخبار بدر کے ذریعہ تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اپنی اوّلین فرصت میں ارسال کرکے دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ تاکہ آئندہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے۔ مینیجر بدر قادیان

خریداری نمبر	اسماء خریداران	خریداری نمبر	اسماء خریداران
۱۰۱۳	مکرم یو۔ ابوبکر صاحب	۱۵۵۸	مکرم صالح محمد الٰہ دین صاحب
۱۱۱۱	؍؍ ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب	۱۶۳۸	؍؍ کے کے عمر صاحب
۱۱۳۴	؍؍ ولی محمد صاحب	۱۶۷۰	؍؍ خورشید احمد صاحب میر
۱۱۵۰	؍؍ ناصر احمد صاحب	۱۶۷۷	؍؍ پرنسپل صاحب گاندھی انٹر کالج
۱۱۶۳	؍؍ چوہدری محمد ابراہیم اینڈ عبد الحفیظ	۱۶۸۰	؍؍ شکیل احمد صاحب
۱۱۸۵	؍؍ محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی	۱۶۸۱	؍؍ سلیم احمد صاحب
۱۱۹۱	؍؍ شیخ محمد امام صاحب	۱۶۸۲	؍؍ امین اسماعیل صاحب
۱۲۱۹	؍؍ سردار سوہن سنگھ ایم اے	۱۶۸۳	؍؍ کے۔ سہیل صاحب
۱۲۲۴	؍؍ محمد احمد غوری صاحب	۱۹۹۲	محترمہ عائشہ عظیم صاحبہ
۱۲۶۰	؍؍ فیض احمد شحنہ صاحب	۱۷۰۱	مکرم وی عبد الرحیم صاحب
۱۲۶۷	؍؍ محی الدین غوری صاحب	۱۷۰۸	؍؍ مولوی محمد یونس صاحب
۱۲۶۸	؍؍ عبد الحمید صاحب شریف	۱۷۱۱	؍؍ محمد امام غوری صاحب
۱۳۰۷	؍؍ نذیر احمد صاحب	۱۷۱۴	؍؍ عبد الغفور صاحب بی اے
۱۳۱۳	؍؍ بابو تاج الدین صاحب	۱۷۹۶	میسرز پریذیڈنسی ربڑ ورکس
۱۳۲۱	؍؍ ظہیر الدین صاحب	۱۸۰۷	ایڈیٹر سیاست حیدر آباد
۱۳۴۷	؍؍ عبد المطلب خان صاحب	۱۸۰۸	مکرم نور محمد الٰہ دین صاحب
۱۳۴۸	؍؍ محمد حلیم صاحب ٹیلر ماسٹر	۱۸۴۳	؍؍ الحاج عبد الحمید صاحب
۱۳۷۷	؍؍ شمس الرحمٰن صاحب	۱۸۷۹	؍؍ ڈاکٹر وحید الدین خان صاحب
۱۳۸۹	؍؍ ایم مشتاق صاحب	۱۸۸۱F	؍؍ ایس ایس احمد صاحب
۱۴۰۲	؍؍ نذیر احمد صاحب	۱۸۹۸F	؍؍ ایڈیٹر مجالا اسلام جکارتہ
۱۴۲۲	؍؍ ایس جی اے ربانی صاحب	۱۹۰۴F	؍؍ ایم اے مرزا صاحب
۱۴۳۰	مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ	۱۹۲۸F	؍؍ ڈاکٹر جعفر علی صاحب
۱۴۳۴	مکرم محمد یوسف صاحب، بی کام	۱۹۳۴F	؍؍ سید اے رحمان صاحب
۱۴۳۵	؍؍ سید نعیم احمد صاحب	۱۹۳۵F	؍؍ ایس آر خورشید صاحب
۱۴۷۶	؍؍ سید شاہد احمد صاحب	۱۹۶۵	؍؍ پرویز صاحب
۱۵۱۴	؍؍ پروفیسر غلام علی صاحب	۱۹۶۶	؍؍ بشیر خانصاحب
۱۵۱۵	؍؍ فاروق احمد صاحب	۱۹۶۷	مکرمہ مس طاہرہ شاہین صاحبہ
۱۵۱۶	؍؍ عزیز احمد صاحب	۱۹۶۸	مکرم عبد الغفار خان صاحب
۱۵۲۰	مکرمہ عشرت جہاں بیگم صاحبہ	۱۹۶۹	؍؍ مولوی سمیع اللہ صاحب
۱۵۲۱	مکرم عبد الحی صاحب	۱۹۸۲F	؍؍ ڈاکٹر خلیل احمد ناصر صاحب
۱۵۵۴	؍؍ محمد عثمان نور صاحب		

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ہذا کالم ۴)

خریداری نمبر	اسماء خریداران	خریداری نمبر	اسماء خریداران
۱۹۸۳F	مکرم ملک داؤد احمد صاحب	۱۹۸۵	مکرم عبد المجید صاحب
۱۹۸۴F	؍؍ صلاح الدین صاحب	۱۹۹۴F	؍؍ ایس ایم عبد اللہ صاحب

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اِس لیئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہٰذا کو آگاہ کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۲۲۳۴:- مَیں کنجی احمد ولد مکرم حسن کنجی صاحب۔ قوم احمدی۔ پیشہ ایجنسی عمر ۵۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۶ء۔ ساکن منار گھاٹ۔ ڈاکخانہ منار گھاٹ۔ ضلع پالگھاٹ۔ کیرالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۷-۴-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ البتہ ایجنسی کے طور پر ماہانہ ۳۲/- کی آمدنی ہے۔ مَیں تازیست اپنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتا ہوں۔ اس کے بعد جو بھی جائیداد میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت ۱/۱۰ حصّہ حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت جو بھی متروکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتا ہوں۔

العبد۔ کنجی احمد صدر جماعت احمدیہ منار گھاٹ۔ گواہ شد۔ عبد العزیز۔ گواہ شد۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ نزیل کیننانور۔

وصیت نمبر ۱۲۲۳۵:- مَیں عبد العزیز ولد مکرم حیدر ماسٹر صاحب۔ قوم احمدی۔ پیشہ دوکانداری عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن منار گھاٹ۔ ڈاکخانہ منار گھاٹ۔ ضلع پالگھاٹ۔ کیرالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷۷-۴-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے پاس جائیداد کے طور پر ۵۸ سینٹ زمین ہے اس کی قیمت ۵۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ کے نام کرتا ہوں۔ میری ایک دکان ہے جس میں قریباً ۱۰۰۰/- روپیہ کا سامان ہے۔ اس کے بھی صدر انجمن احمدیہ کے نام ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت کرتا ہوں اس دکان سے مجھے ماہانہ ۱۵۰/- روپیہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ مَیں تازیست اس کے ۱/۱۰ حصّہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد جو بھی جائیداد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے وقت میرا جو بھی متروکہ ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ کے نام کرتا ہوں۔

العبد۔ عبد العزیز۔ گواہ شد۔ کنجی احمد صدر جماعت احمدیہ منار گھاٹ۔ گواہ شد۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس نزیل منار گھاٹ۔

وصیت نمبر ۱۲۲۸۲:- مَیں سید حیات علی ولد سید محبوب علی صاحب قوم سید مسلمان۔ پیشہ ملازم خانگی عمر ۶۷ سال تاریخ بیعت ۲۵ سال ساکن پیداپلی ڈاکخانہ پیداپلی تعلقہ سلطان آباد ضلع کریم نگر۔ حال مقام گنۃ گوڑہ ضلع کھمم اے پی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ر مئی ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

خاکسار اس وقت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام جو اپنی جائیداد غیر منقولہ کی وصیت کرتا ہے۔ وہ دو عدد مکان سفال پوش ہیں اور اس کے ساتھ کچھ خالی جگہ بھی موجود ہے۔ اور وہ قصبہ پیداپلی تعلقہ سلطان آباد ضلع کریم نگر میں واقع ہے۔ مگر عرض حال یہ ہے کہ مذکورہ جائیداد خود میری پیدا کردہ نہیں بلکہ میرے باپ اور دادا کی ملکیت تھی۔ ازرموروثی جائیداد ہے۔ نیز یہ جائیداد اس وقت میرے قبضہ میں نہیں بلکہ میرے لڑکے اور پوتوں اور بیوی کے قبضہ و تصرف میں ہے۔ اور وہ غیر احمدی ہیں۔ یعنی میرا بھائی جو جماعتِ اسلامی سے تعلق رکھتا ہے اُس کے زیر اثر ہیں۔ اور میرے قبضہ میں آنا محال ہے۔ البتہ میرے پاس ایک دستی گھڑی ہے جو قیمتی سَوا سو روپے کی ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ دسواں حصّہ وقف کرتا ہوں۔ قبول ہو۔ (۲)۔ نیز میری ماہوار آمد ٹیوشن پر ہے جو کہ ماہانہ ۸۰/- روپے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصّہ کو بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان روانہ کردوں گا۔

العبد۔ سید حیات علی ساکن پیداپلی حال مقیم گنۃ گوڑہ ضلع کھمم اے پی۔ گواہ شد۔ محمد عبد النبی

سیکرٹری مال گوری دیوی پیٹ۔ گواہ شد۔ محمد عبد العزیز صدر جماعت احمدیہ گوری دیوی پیٹ۔

وصیت نمبر ۱۲۲۸۷:- مَیں محمد ظہیر احمد ولد مکرم محمد قدرت اللہ صاحب قوم احمدی۔ پیشہ ملازم۔ عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنداپور ڈاکخانہ کاماریڈی ضلع نظام آباد۔ صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷ر اپریل ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت غیر منقولہ ہے لیکن ابھی مشترک ہے تقسیم ہونے پر اس کا ۱/۱۰ حصّہ جو بھی ہوگا وہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں وصیت کرتا ہوں میں اس وقت ۳۰۲/- روپے سکہ ہند پر الیکٹرک سٹی بورڈ میں ملازم ہوں۔ مَیں اب اس وقت اس تنخواہ کا ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ ظہیر احمد گواہ شد۔ حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ۔ گواہ شد۔ محمد فرحت اللہ۔

وصیت نمبر ۱۲۲۸۸:- مَیں سلیمہ بیگم بنت مکرم احمد حسین صاحب قوم بٹ۔ پیشہ عارضی ملازمت نصرت گرلز سکول قادیان عمر قریباً ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳-۵-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت مَیں نصرت گرلز سکول میں عارضی ملازم ہوں۔ اور میری تنخواہ ۱۷۵/- روپے ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ۔ سلیمہ بیگم۔ گواہ شد۔ غلام احمد درویش قادیان۔ گواہ شد۔ احمد حسین (والد موصیہ)

وصیت نمبر ۱۲۲۸۹:- مَیں انوری بیگم زوجہ مکرم محمد ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ظہیر آباد ڈاکخانہ تعلقہ ظہیر آباد ضلع میدک۔ صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ر جون ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس اس وقت مندرجہ ذیل طلائی زیورات ہیں۔

۱۔ چپڑا دو تولہ سونے کا۔ جس کی قیمت ۱۲۰۰/- روپے ہے۔ اور (۲) رنگ، بالیاں۔ پارک۔ سونے ایک تولہ (تیلہ کا وزن) جس کی قیمت ۶۰۰/- روپے ہے۔ اس طرح جملہ سونا تین تولہ ہوتا ہے جس کی قیمت ۱۸۰۰/- ہوتی ہے۔

۲۔ چاندی کے چین ۳ تولہ جس کی قیمت ۱۶۵/- روپے ہوتی ہے۔ اس طرح جملہ چاندی اور سونے کے زیورات کی کل قیمت ۱۹۶۵/- روپے ہوتی ہے۔ مَیں اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرا حق مہر ۱۱۰۰ روپے ہے۔ (گیارہ صد روپیہ) جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی آمد یا جائیداد ہوئی تو اُس کی اطلاع سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ قادیان کو کردونگی۔ وباللہ التوفیق۔

الامۃ۔ انوری بیگم۔ گواہ شد۔ حمید الدین شمس مبلغ۔ گواہ شد۔ محمد فرحت اللہ احمدی چنداپوری۔

وصیت نمبر ۱۲۲۹۰:- مَیں طاہرہ صدیقہ بنت مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر قریباً ۱۸½ سال (تاریخ پیدائش ۱۱ر مارچ ۱۹۵۹ء) تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ر شعبان ۱۳۹۷ھ / ۱۲ر اگست ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ طلائی بالی ایک جوڑی وزن ۷½ گرام قیمت ۔۔۔۔ ۵۰۰

۲۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن ۲½ گرام " ۔۔۔۔ ۱۲۵

۳۔ نقد ۔۔۔۔ ۱۰۰

کل میزان ۔۔۔۔ ۷۲۵

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو میں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ البتہ اگر کوئی حصہ جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کرلوں، تو اس قدر حصہ منہا کر دیا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد عبد اللہ ردالد موصیہ	طاہرہ صدیقہ	عبد القدیر درویش محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان
۷۷-۸-۱۲	۷۷-۸-۱۲	۷۷-۸-۱۲

سفیدی منارۃ المسیح

منارۃ المسیح قادیان پر قریباً عرصہ ۳۵ سال قبل سنگ مرمر کی سفیدی کرائی گئی تھی۔ جو اتر چکی ہے۔ اب منارۃ المسیح پر ایسا رنگ و روغن سفیدی کرانی مقصود ہے۔ جو دیرپا پائیدار ہو۔ اور گرمیوں سردیوں۔ بارشوں کے موسمی اثرات سے خراب نہ ہو۔ منارۃ المسیح قریباً ایک سو چھ فٹ اونچا ہے۔ آٹھ پہلو ہے۔ اور اوپر سے نیچے تک گھیرے کی پیمائش 5736 مربع فٹ ہے۔ اس پر اپریل ۱۹۷۷ء میں سنو سم وہائیٹ سنتھیٹک اینمل۔ سیمنٹ پینٹ۔ ڈیکو فلاسٹ رنگوں کے نمونے حاصل کئے گئے ہیں۔ جس جماعت یا دوست کو سفیدی۔ رنگ و روغن کے کاموں کا تجربہ ہو یا کسی ماہر رنگ و روغن کا علم ہو اس کے پتہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ ان سے رابطہ پیدا کیا جائے۔ اور قادیان بلا کر نمونے دکھا کر مشورہ کرلیا جائے۔ اور تسلی کرنے کے بعد تخمینہ اخراجات لگوانے اور بزرگان سے منظوری حاصل کرنے کی کارروائی کی جاسکے۔ جن جماعتوں یا احباب کو اس بارہ میں کسی ماہر کا علم ہو، جلد نظارت ہیں اطلاع بھجوا کر ممنون فرمادیں ۞

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مدراس میں مسجد احمدیہ و دار التبلیغ (کا)

افتتاح اور سالانہ کانفرنس

مدراس میں جماعت احمدیہ کی نو تعمیر شدہ مسجد اور دار التبلیغ کے افتتاح کی تقریب مورخہ ۳ نومبر ۷۸ء قبل از جمعہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے مبارک ہاتھوں عمل میں لائی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی مورخہ ۴-۵ نومبر بروز ہفتہ و اتوار دو روزہ کانفرنس بھی منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ۔ مرکز سے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کے علاوہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ اور سلسلہ کے دیگر بزرگان کرام بھی تشریف لائیں گے۔

اس کانفرنس میں شمولیت کے خواہشمند قبل ازیں خاکسار کو مطلع کریں تاکہ ان کے قیام و طعام کا انتظام کیا جاسکے۔ براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

خاکسار:- محمد عمر کنوینر استقبالیہ کمیٹی

59 - CHOOLAIMEDU HIGH ROAD

MADRAS - 94. (Pin - 600094)

جماعت احمدیہ یادگیر ضلع گلبرگہ (کرناٹک) کی

احمدیہ کانفرنس

مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے امسال ۶-۷ نومبر ۱۹۷۸ء کی تاریخوں میں یادگیر میں احمدیہ کانفرنس منعقد کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ کانفرنس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان اور دوسرے مبلغین کرام شرکت فرمائیں گے۔ علاقہ کی جماعتوں اور احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ تعداد میں کانفرنس میں شرکت فرمائیں۔ جماعت احمدیہ یادگیر کا پتہ یہ ہے:- مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی۔۔ 399 بیڑی فیکٹری حسن منزل - یادگیر - ضلع گلبرگہ (کرناٹک)

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں ان بھائیوں کے ذمہ ایک فرض ادا ہو جاتا ہے وہاں قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم درویشان کے استعمال میں آجاتا ہے۔

(۲)۔ ہندوستان کے مخلصین جماعت جو اس سال قادیان میں عید الاضحیہ کے موقع پر قربانی کا انتظام کرانا چاہتے ہیں وہ فی جانور یکصد ساٹھ تا یکصد ستر روپے کے حساب سے ارسال فرمائیں۔

(۳)۔ بیرونی ممالک سے بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کر دیئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے تمام مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے جانور کی قیمت گیارہ پونڈ ہے۔ اور ڈالر والے کرنسی کے ممالک کم از کم بیس۲۰ امریکن ڈالر ارسال فرمائیں۔ اس حساب سے دوسرے ممالک کے احباب اپنے اپنے ملک کی کرنسی کا حساب لگالیں۔ اور براہ مہربانی بروقت اطلاع بھجوا دیں ۞

امیر جماعت احمدیہ قادیان

ولادت

مورخہ ۸ ارستمبر ۱۹۷۸ء محترم سیٹھ عبد العزیز صاحب آف کرنول کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نومولود کا نام "محمد طارق احمد" تجویز فرمایا ہے۔ اس خوشی میں سیٹھ صاحب موصوف نے اعانت بدر میں ۲۰/- روپے درویش فنڈ میں ۲۰/- روپے اور شکرانہ فنڈ میں ۱۰/- روپے ادا کرتے ہوئے نومولود کے لئے دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیک صالح، خادم دین اور لمبی عمر پانے والا بنائے۔ آمین۔

خاکسار حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر
لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے
سینڈل، زنانہ و مردانہ
چپلوں کا واحد مرکز:-
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار - کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

ترجمہ:۔ "تجھے دور دراز علاقوں سے امداد ملے گی اور تیرے پاس لوگ بکثرت آئیں گے۔" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج،
جس کی فطرت نیک ہے، آئے گا وہ انجام کار

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

قادیان دارالامان میں جماعتِ احمدیہ کا ستاسیواں ۸۷ عظیم الشان

جلسہ سالانہ

حضرت بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے، اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا۔"

(الوصیۃ)

بتاریخ

فتح ۱۳۵۷ ہش

۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۸ء

بروز:۔ سوموار۔ منگوار۔ بدھوار

مقامِ اجتماع ← محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

تحقیقِ حق اور تعلیمِ اسلام و صداقتِ احمدیت معلوم کرنے کا بہترین موقعہ

پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام سے متعلق تقاریر

حضرت امام جماعتِ احمدیہ کے رُوح پرور پیغام کے علاوہ ذیل کے روحانی اور علمی موضوعات پر جماعتِ احمدیہ کے علماء خطاب فرمائیں گے!!

(۱) توحیدِ الٰہی اور اس کے فوائد و برکات
(۲) قرآن، اور سائنس کی ایجادات۔
(۳) اسلام کی اخلاقی و معاشرتی تعلیم۔
(۴) موجودہ زمانہ میں مذہب کی ضرورت و اہمیت۔
(۵) سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (صبر و رضا۔ استقامت کی زندگی کی روشنی میں)
(۶) کسرِ صلیب۔
(۷) نوعِ انسان کیلئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی ناقابلِ فراموش خدمات۔
(۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں۔
(۹) ترقی یافتہ ممالک میں اسلحہ سازی کی دوڑ اور امنِ عالم۔
(۱۰) اسلام اور انسانی حقوق اٹلانٹک چارٹر اور جنیوا کنونشن
(۱۱) جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اس کے خوشکن نتائج۔
(۱۲) جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ۔
(۱۳) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (ذکرِ حبیب)
(۱۴) اسلام کی عالمگیر کامیاب تبلیغ اور رسالہ جوبلی منصوبہ نظام خلافت کی برکات

نوٹ

(۱) بیرونِ ہند سے بھی زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے۔ (۲)۔ جلسہ کے دوران کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ (۳)۔ ہمارا جلسہ سالانہ خالص رُوحانی اور مذہبی جلسہ ہے۔ اس تقریب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ (۴)۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ (۵)۔ مردانہ جلسہ گاہ کا پروگرام زنانہ جلسہ گاہ میں سُنا جائے گا۔ البتہ درمیانی دن مستورات کا اپنا الگ پروگرام ہوگا۔

خاکسار: شریف احمد امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)